عبادات کی با تصویر فقہ

احکام اسلام کی آسان تعلیم

طہارہ / پاکی | نماز | روزہ | زکوۃ | حج

د. عبداللہ بن سالم باہمام

مترجم
ڈاکٹر حبیب اللہ خان

نظر ثانی
سجاد آحمد

نماز جنازہ

نماز جنازہ

مندرجات/مشتملات

میّت کی تیاری

میّت کے پاس اس وقت آنا مستحب ہے جب اس پر موت کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں اوراس وقت اسکو« لا إله إلا الله » کی تلقین کرنی چاہیے۔[۱] آپ ﷺ کے قول کی وجہ سے "تم اپنے مُردوں کو " لا إله إلا الله " کی تلقین کیا کرو" اور جب وہ فوت ہو جائے تو اسکی آنکھیں بند کر دی جائیں اور کپڑے کے ساتھ ڈھانپ دیا جائے۔ اسکی تیاری، نماز جنازہ اور اسکے دفن میں جلدی کی جائے۔

میّت کو غسل، اسکی تیاری اور اسکے دفن کا حکم

میّت کو غسل دینا، اسکوکفن پہنانا،اس پر نمازجنازہ پڑھنا اور اسکو دفن کرنا فرض کفایہ ہے۔ اگر نماز جنازہ کچھ لوگ پڑھ لیں تو باقیوں سے ساقط ہو جائیگی۔

(۱) رواہ مسلم

میّت کو غسل دینے کے احکام

۱۔ مناسب یہ ہے کہ مرد کو غسل کیلیے ایسے آدمی کو چُنا جائے جو ثقہ ہو، عادل ہوامانتدار ہواور غسل کے احکام کو جانتا ہو۔

۲۔ جسکو میّت نے وصیّت کی ہو اسکو غسل میں پہل کرنی چاہیے، پھر قریب ترین رشتہ داروں کو غسل دینا چاہیے،جو غسل کے احکام کو جانتے ہوں وگرنہ اسکو آگے کرنا چاہیے جو غسل کے احکام کو جانتا ہو۔

۳۔ مرد مردوں کو غسل دیں اور عورتیں، عورتوں کو غسل دیں اور میاں بیوی بھی ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا "نہیں نقصان دیگی تجھ کو اگرآپ مجھ سے سے پہلے وفات پا جائیں، میں آپکو غسل دوں گا، کفن پہناؤں گا اور آپ پر نماز پڑھوں اور دفن کروں گا" [۲] اور مرد اور عورت دونوں سات سال سے کم بچے بچیوں کو غسل دے سکتے ہیں اور کسی مسلمان مرد یا عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کافر کو غسل دے، اسکے جنازے کو اٹھائے، کفن دے، اس پر نماز پڑھے اگرچہ وہ انتہائی قریبی ہی کیوں نہ ہو جیسے باپ۔

۴۔ لڑائی میں شہید ہونیوالے کو غسل نہیں دیا جائے گا نہ نماز پڑھی جائیگی بلکہ اسکو اسکے کپڑوں میں دفن کیا جائیگا۔

۵۔ وہ حمل جو چار مہینوں کے بعد ضائع ہو اسکو غسل بھی دیا جائیگا، کفن بھی دیا جائیگا اور اس پر نماز بھی پڑھی جائیگی۔ کیونکہ چار مہینوں کے بعد حمل انسان شمار ہوتا ہے۔

(۲) رواہ ابن ماجہ

٦۔ جس پانی سے غسل دیا جارہا ہو اسکا پاک ہونا ضروری ہے اور غسل باپردہ جگہ میں دیا جائے اور جس آدمی کا میت کے غسل کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو اسکا وہاں آنا مناسب نہیں ہے۔

میّت کو غسل دینے کا طریقہ

١۔ میّت کو غسل والی چارپائی پر رکھا جائے۔ باقی کپڑے اتار دیئے جائیں۔ اور اسکو کسی حجرے میں آنکھوں سے چھپایا جائے۔
٢۔ غسل دینے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ غسل کے وقت اپنے ہاتھ پر کوئی کپڑا وغیرہ یا لفافہ وغیرہ چڑھا لے۔
٣۔ غسل دینے والا میّت کے سر کو انسان کے بیٹھنے کے برابر بلند کرے۔ پھر اپنے ہاتھ کو اسکے پیٹ پر پھیرے اور دبائے پھر اسکی اگلی اور پچھلی شرمگاہ کو صاف کرے، جو نجاست وغیرہ لگی ہو اسے دھو دے۔
٤۔ غسل کی نیّت کرے اور تسمیہ پڑھے۔
٥۔ غسل دینے والا میّت کو نماز کے وضو کی طرح وضو کرائے مگر کلی نہ کرائے اور نہ ہی ناک میں پانی ڈالے۔ ناک اور منہ پر مسح کافی ہے۔
٦۔ میّت کے سر اور اسکی داڑھی بیری کے پانی کے ساتھ یا صابن وغیرہ کے ساتھ دھوئے۔
٧۔ پہلے دائیں طرف کو غسل دے پھر بائیں طرف کو پھر باقی جسم کو۔
٨۔ آخری دھونے میں کافور کو ملالے۔
٩۔ میّت کو خشک کرے۔
١٠۔ عورت کے بالوں کا جوڑا بنا لے اور اسکے پیچھے سے شروع کرے۔

تنبیہات

- ایک مرتبہ دھونا واجب ہے جس سے صفائی حاصل ہو جائے اور تین مرتبہ دھونا مستحب ہے۔ اگرچہ صفائی پہلے ہی حاصل ہو چکی ہو۔
- اگر میّت کو پانی نہ ہونیکی وجہ سے غسل نہ دیا جاسکے یا اسکا جسم جل کر ٹکڑے ہو گیا ہو تو اسکو مٹی کے ساتھ تیمّم کرا لے۔
- غسل دینے والے کے لیے مستحب ہے کہ میّت کے غسل کے بعد خود بھی نہا لے۔

۱۔ غسل دینے والی چارپائی پر رکھی ہوئی نعش کی تصویر۔

۲۔ غسل دینے والے کی تصویر جب اس نے اپنے ہاتھ پر کوئی لفافہ یا کپڑا لپیٹا ہوتا ہے۔

۳۔ غسل دینے والا میّت کے سر کو اونچا کرے۔
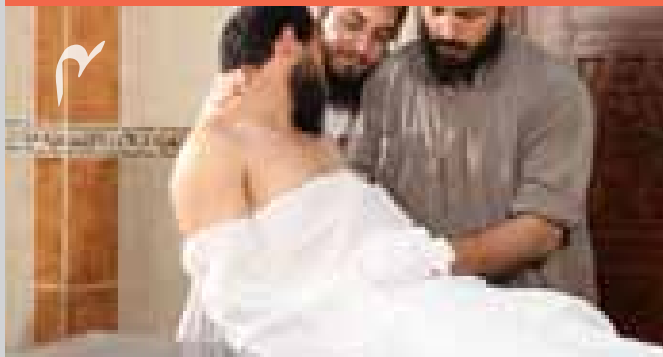
۴۔ غسل دینے والا اپنے ہاتھ کو میّت کے پیٹ پر پھیرے اور اسکو دبائے۔

۵۔ غسل دینے والے کا میّت کو نماز کے وضو کی طرح وضو کرانے کی تصویر۔

۶۔ میّت کے سر اور داڑھی کو بیری کے پانی کے ساتھ دھویا جائے۔

۷۔ پہلے دائیں پہلو کو دھوئے اور پھر بائیں پہلو کو دھوئے۔

۸۔ میّت کو خشک کر لے۔

میّت کو کفن پہنانا۔

ا۔ سُنّت یہ ہے کہ مرد کو تین کپڑوں میں لپیٹا جائے، روئی کا سفید کپڑا، ایسا کپڑا جو چمڑے کے ساتھ نہ لگے اور سارے جسم کو ڈھانپنے والا کپڑا ہو اور اس میں مبالغہ سے کام نہ لے۔

اور عورت کو پانچ روئی کے کپڑوں میں، سینہ بند ہو اور بڑی چادر اور قمیض اور دو لفافے۔

اور بچے کو ایک کپڑے میں اور تین کپڑوں میں بھی مباح ہے۔

اور چھوٹی بچی کو ایک قمیض اور دو لفافوں میں۔

۲۔ تینوں کو لاکر انکو خوشبو کی دھونی دی جائے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے «جب تم میّت کو دھونی دو تو طاق عدد میں دو»[۱]

۳۔ ان کپڑوں کو بعض کو بعض پر لپیٹا جائے گا اور اس کے درمیان عنبر اورکافور کے ٹکڑوں کو رکھا جائے گا۔ ہاں اگر میّت احرام والی ہو تو اسکے کپڑے کو خوشبو کی دھونی نہ دی جائے اور نہ خوشبو لگائی جائے۔ آپ ﷺ کے قول کی وجہ سے "اور اسکو خوشبو نہ لگاؤ"[۲]۔

ڈھانپنے والے کپڑوں پر خوشبو لگا دی جائے۔

۴۔ ان کپڑوں پر میّت کو سیدھا لٹا دیا جائے۔ پھر اوپر والے کپڑے کو بائیں طرف سے دائیں پہلو پر ڈال دیا جائے۔ پھر دائیں جانب کو بائیں پہلو پر ڈال دیا جائے۔ پھر دوسرا کپڑا، پھر تیسرا، پھر باقی کو اسکے سر کے پاس، پھر رسی کے ساتھ باندھ دیا جائے تاکہ علیحدہ نہ ہو اور دفن کے وقت کھول دیا جائے۔

(۱) رواہ ابن حبان
(۲) رواہ البخاری

میّت کو سیدھا لٹا دیا جائے۔

۵۔ تمام جسم کو ڈھانپنا واجب ہے۔ اگر کپڑا چھوٹا ہے اور سارے جسم پر پورا نہیں آرہا تو اسکے سر کو ڈھانپ دے اور اسکے پاؤں پر خوشبو ڈال دے بوجہ حضرت خباب کے قول جو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے قصے میں بیان کرتے ہیں "ہمیں رسول ﷺ نے حکم دیا کہ ہم اسکے سر کو ڈھانپ دیں اور ہم اسکے پاؤں پر اذخر درخت کے کچھ پتے ڈال دیں۔"[۳]

سارے جسم کو ڈھانپ دیا جائے۔

۶۔ احرام والے کو اسکے دو احرام والے کپڑوں میں ہی کفن دیا جائے اور محرم مرد کے سر کو نہ ڈھانپا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا « غسل دو اسکو تم بیری والے پانی کے ساتھ اور اسکو دوکپڑوں میں کفن دو اور خوشبو کی دھونی نہ دواور اسکے سر کو ڈھانپو بے شک وہ قیامت کے دن تکبیر پڑھتا ہوا اُٹھے گا "[۴]

(۳) رواہ البخاری
(۴) رواہ البخاری

نماز جنازہ

نماز جنازہ کے ارکان

۱۔ قدرت کے ہوتے ہوئے قیام۔
۲۔ چار تکبیریں۔
۳۔ فاتحہ کی قراءت
۴۔ نبی ﷺ پر درود بھیجنا
۵۔ میّت کے لیے دعا۔
۶۔ ترتیب قائم رکھنا۔
۷۔ سلام پھیرنا

نماز جنازہ کی سنتیں۔

۱۔ قراءت سے پہلے استغفار کرنا۔
۲۔ اپنے لیے اور مسلمانوں کے لیے دعا مانگنا۔
۳۔ آہستہ قراءت کرنا۔
۴۔ زیادہ صفیں بنانا، تین یا اس سے زیادہ۔

نماز جنازہ کا طریقہ

اگر میّت مرد ہو تو امام میّت کے سر کے پاس کھڑا ہو اور اگر میّت عورت ہو تو میّت کے درمیان میں کھڑا ہو اور مقتدی امام کے پیچھے باقی نمازوں کی طرح کھڑے ہوں، پھر چار تکبیریں کہیں انکی تفصیل آنیوالی ہے۔

۱۔ پہلے تکبیر تحریمہ کہے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھے۔ اور دعا استفتاح نہ پڑھے پھر فاتحہ کی قراءت کرے۔

۲۔ دوسری تکبیر کہے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے جیسے آخری تشہد میں پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ تیسری تکبیر کہے اور اپنے لیے میّت کیلئے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرے اور دعا یہ ہے «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ»[1] اور اگر میّت عورت ہو تو ضمیر مؤنث کو دعا میں لائے اور اگر میّت بچہ ہو یا سقط (پورا ہونے سے پہلے گر گیا) تو یہ دعا پڑھے " اللهم اجعله ذخرًا لوالديه، وفرَطًا[2]، واجرًا، وشفيعًا مجابًا "[3]

۴۔ چوتھی تکبیر کے بعد تھوڑا خاموش رہے پھراپنے دائیں جانب ایک سلام پھیر دے یا دو سلام۔

میّت کو اُٹھانا، اسکے ساتھ چلنا اور اسکو دفن کرنا۔

جب نماز جنازہ ختم ہو جائے تو سنت یہ ہے کہ جلدی سے میّت کو اسکی قبر کی طرف اٹھایا جائے۔اور پیچھے چلنے والوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ بھی جنازہ اٹھانے میں شریک ہوں۔ اور میّت کو قبر میں اتارنے والے کے لیے مسنون ہے کہ یہ پڑھے « بسم الله، وعلى ملة رسول الله "[4] اور اسکو لحد میں دائیں پہلو پر لٹائے اور اسکا چہرہ قبلہ رخ کر دے پھر کفن کی گرہ کھول دے۔پھر مٹی کے ساتھ قبر کے سوراخ بند کردے۔

اور دفن میں حاضر ہونے والے کے لیے مسنون یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں میں تین دفعہ مٹی لے اور قبر پر ڈال دے پھر قبر کو مٹی کے ساتھ ڈھانپ دیا جائے اور قبر کو زمین سے ایک بالشت کی مقدار بلند کیا جائے اور اس پر کنکریاں اور پتھر رکھ دیے جائیں اور پانی چھڑک دیا جائے اور قبر کے کسی ایک طرف پتھر رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے یا دونوں طرف تاکہ قبر کا پتہ چل سکے۔

(۱) رواہ مسلم
(۲) الفرط: پہلا اور آگے
(۳) رواہ البخاری
(۴) رواہ الترمذی

جنازہ اٹھانے میں شرکت کرنا۔

لحد

اپنی ہتھیلیوں کو مٹی سے بھرے اور قبر پر ڈال دے۔

قبر پر نشانی لگانا۔

تعزیّت کرنا۔

میت کے اہل و عیال چونکہ غم زدہ ہوتے ہیں انکے پاس تعزیت کے لیے جانا مستحب ہے تاکہ ان کے غم میں شریک ہو کر ان کے غم کو ہلکا کیا جاسکے اور انکو صبر کی تلقین کی جائے۔

اور تعزیت کسی بھی کلمات سے کی جا سکتی ہے جیسا کہ وہ یہ کہے کہ اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور اللہ ہی کے لیے ہے جو وہ عنایت کرتا ہے۔ اسکے ہاں ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ پس آپ صبر کریں اور اپنا احتساب کریں۔

اور اگر کہے «إعظم اللہ إجرک، وإحسن عزاءک وغفر لمیتک» وغیرہ۔

جنازوں کے ساتھ عورتوں کا نکلنا

جنازوں کے ساتھ عورتوں کا نکلنا غیر شرعی امر ہے کیونکہ اُمِّ عَطِیَّۃَ۔رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں "ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے" (۱)

(۱) رواہ ابن ماجہ

قبروں کی زیارت کرنا

مُردوں کے لیے دعا اور نصیحت کی غرض سے قبروں کی زیارت کرنا مسنون ہے آپ ﷺ نے فرمایا «میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا۔ پس تم زیارت کرو بے شک وہ تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی"[۱] اور قبر کی زیارت کے وقت یہ دعاء منقولہ پڑھے " السلام علیکم دار قوم مؤمنین، وإنا إن شاء اللہ بکم لاحقون "[۲] یا " السلام علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین، ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین، وإنا إن شاء اللہ بکم للاحقون "[۳] " إسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ "[۴]

اگر مُردوں کے لیے اپنے الفاظ میں مغفرت اور رحمت کی دعاء کردی تو یہ بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

جنازوں کے ممنوعات

۱۔ بہت زیادہ رونا نوحہ کرنا اور اللہ کی مرضی اور قدرت پر ناراضگی کا اظہار کرنا اور میت کے اچھے کام یاد کرکے زور زور سے رونا منع ہے آپ ﷺ نے فرمایا "نوحہ کرنے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے اور وہ قیامت کے دن اٹھے گی اور اس پر پگھلے ہوئے پیتل کی قمیض ہو گی"[۵]

۲۔ کپڑوں کو پھاڑنا، رخساروں کو پیٹنا اور چیخنا اور بال نوچنا یا منڈوانا بھی ممنوعات میں سے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا "جو رخساروں کو پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی پکار لگائے وہ ہم میں سے نہیں ہیں"[۶]

۳۔ قبروں پر آگ جلانا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں "آپ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر، ان پر مساجد بنانیوالوں پر اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے"[۷]

قبروں پر آگ جلانا اور اس پر تیل ملنا جائز نہیں ہے۔

۴۔ قبروں پر بیٹھنا یا ان پر تیل ملنا یا اس پر عمارت بنانا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "آپ ﷺ نے قبروں پر چونا کرنے سے اور اس پر مجاورت اختیار کرنے سے اور عمارت بنانے سے منع کیا ہے"

۵۔ قبروں کے ذریعے برکت حاصل کرنا، ان پر طواف کرنا اور مُردوں سے دعا کرنا۔ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ مردے نفع اور نقصان دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے کیونکہ اللہ کے سوا کوئی بھی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اللہ نے فرمایا "کہہ دیجیے کہ میں کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہے مگر اللہ جو چاہے" اعراف ۱۸۸۔

قبروں کا طواف کرنا جائز نہیں ہے

(۱) رواہ البخاری
(۲) رواہ مسلم
(۳) رواہ مسلم
(۴) رواہ مسلم
(۵) رواہ مسلم
(۶) رواہ مسلم
(۷) رواہ الترمذی

۶۔ مسجدوں میں دفن کرنا یا قبروں پر مسجدوں کو بنانا یا انکی طرف نماز پڑھنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ نے یہود ونصاریٰ پر لعنت کی ہے کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا"[۱]

(۱) رواہ مسلم

جنازے کے احکام

۱۔ جسکی نماز جنازہ فوت ہو جائے تو میّت کی قبر کے پاس نماز جنازہ پڑھے، چاہے دفن سے پہلے یا دفن کے بعد کیونکہ آپ ﷺ سے اس عورت کے قصّے میں مروی ہے جو مسجد کی صفائی کرتی تھی کہ آپ ﷺ نے اسکی قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

۲۔ میّت کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرنا بھی مستحب ہے کیونکہ وہ اپنی مصیبت میں ہونے کی وجہ سے کھانا تیار کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ جیسے کہ روایت ہے» کہ آل جعفر کے ہاں فوتگی ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کے ہاں ایسا واقعہ ہوا ہے جس نے انکو مشغول کر دیا ہے"[۱]

میّت کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرنا۔

۳۔ میّت پر بغیر آہ وبکا،بغیر ناراضگی اور بغیر آواز بلند کیےرونا جائز ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "جب آپ ﷺ کا لخت جگر ابراہیم فوت ہوا بے شک آنکھ رو رہی ہے اور دل غمگین ہے۔ ہم اللہ کی رضا کے سوا کچھ نہیں کہتے۔ اور ہم اے ابراہیم تیری جدائی پر غمگین ہیں"[۲]

۴۔ جنگ میں شہید ہونیوالے کو اسی کپڑے میں دفن کیا جائے جس میں وہ شہید ہوا نہ غسل دیا جائے، نہ نماز پڑھی جائے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نےاُحد کے شہداء کو انکے جوتوں میں دفن کا حکم دیا اور انکو غسل نہیں دیا گیا۔[۳]

شہید کو اسکے کپڑوں میں دفن کیا جائے۔

۵۔ جب محرّم، حج یا عمرہ کرتے ہوئے فوت ہو جائے اسکو نہ ہی غسل دیا جائے اورنہ ہی خوشبو لگائی جائے اور نہ اسکے سر کو ڈھانپا جائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی کیونکہ آپ ﷺ نے اس شخص کے بارے فرمایا جو فوت ہو گیا اور اس نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا اسکو تم بیری والے پانی کے ساتھ غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو اور دھونی نہیں دینی چاہیے اور نہ اسکے سر کو ڈھانپو۔ بے شک وہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔[۴]

(۱) رواہ ابو داود
(۲) رواہ البخاری
(۳) رواہ البخاری
(۴) رواہ البخاری